ترجمہ و تحقیق: مولانا سید وصی مظہر ندوی

ایک مسلم حکمران کے لیے

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات

حضرت عمرو ابن حزم انصاری خزرجی ان نوجوان صحابیوں میں سے ہیں جن کے جوہر قابل کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمری ہی میں بڑی اہم ذمہ داریوں پر مامور فرمایا۔ ان کی عمر ابھی ۱۷ سال تھی کہ ان کو اہم سفارتی ذمہ داریوں پر مقرر کیا گیا۔ چنانچہ نجران کے وہ عیسائی پادری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کے لیے آئے تھے اور جو اپنے علم پر بڑے نازاں تھے، ان کے علاقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو ابن حزم کو عامل (حاکم) محصل (ریونیو افسر) اور معلم (مبلغ اور مربی) کی حیثیت سے بھیجا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے صرف چند ماہ قبل ان کو نجران (یمن) میں گورنر مقرر کرتے ہوئے جو تحریری ہدایات دی تھیں ان کو امام ابوجعفر دیبلی سندھی متوفی ۳۲۲ھ نے "مکاتیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے اپنے ایک مجموعہ میں شائع کیا ہے۔ یہ ہدایت نامہ حضرت عمرو ابن حزم کے خاندان میں محفوظ چلا آتا تھا۔ امام جعفر دیبلی کو ان کے پڑپوتے سے ملا ہے۔

حافظ ابن طولون نے اپنی کتاب "اعلام السائلین" میں امام ابوجعفر دیبلی کے پورے مجموعہ کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرو ابن حزم کے نام یہ ہدایت نامہ بہت معمولی فرق کے ساتھ احادیث اور تاریخ کی اکثر کتابوں میں محفوظ ہے۔

حضرت عمرو ابن حزم کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہدایت نامہ کا جو پس منظر بیان ہوا ہے اس سے ہدایت نامہ کی چند اہم خصوصیات واضح ہوتی ہیں:

(۱) حجۃ الوداع سے صرف چند ماہ قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایات تحریری صورت میں جاری فرمائی تھیں اس لحاظ سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری تحریری ہدایات ہیں۔

(۲) یہ انتہائی مستند ہیں۔ تحریری اور زبانی سند کے لحاظ سے یہ قطعی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جاری کردہ ہدایات ہیں جن کے بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

(۳) خوش قسمتی سے ہم کو یہ ہدایات ایک سندھی (پاکستانی) محدث امام ابوجعفر دیبلی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہیں۔

(۴) ان ہدایات سے واضح ہوتا ہے کہ کسی حاکم کی نگاہ میں کن امور کو اولیت حاصل ہونی چاہیے اور حاکم کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم	اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔
ھذا بیان من اللہ و رسولہ "یاایھا الذین آمنوا اوفوا بالعقود":	یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان ہے: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو عہد وپیمان کو پورا کرو"۔ (القرآن)
عھد من عند النبی رصلی اللہ علیہ وسلم) لعمرو ابن حزم الانصاری حین بعثہ الی الیمن	عمرو ابن حزم انصاری کو یمن بھیجنے کے موقع پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے یہ ہدایات عمرو ابن حزم کو دی جا رہی ہیں۔
(۱) امرہ بتقوی اللہ فی امرہ کلہ فـ "ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون":	(۱) وہ اس کو حکم دیتے ہیں کہ وہ عمرو ابن حزم اپنے تمام معاملات و نظام میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ کیونکہ: "اللہ ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے اور جو خوبی کے ساتھ اپنے کام انجام دیتے"۔ (القرآن)
(۲) وامرہ ان یاخذ الحق کما امرہ اللہ۔	(۲) وہ اس کو حکم دیتے ہیں کہ وہ (حکومتی) واجبات اسی طرح وصول کرے جس طرح

اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔

(٣) وان يبشر الناس بالخير ويامرهم به.

(۳) لوگوں میں بھلائی کی تلقین کرے اور اس کا حکم دے۔

(٤) ويعلم الناس القرآن ويفقههم فيه.

(۴) لوگوں کو قرآن سکھائے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرے۔

(٥) وينهى الناس ان لا يمس احد القرآن الا وهو طاهر.

(۵) اور لوگوں کو اس بات سے منع کرے کہ کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں قرآن کو ہاتھ لگائے۔

(٦) ويخبر الناس بالذي لهم والذي عليهم.

(۶) اور لوگوں کو صاف طور پر باخبر کر دے کہ ان کے کیا حقوق ہیں اور کیا فرائض ہیں۔

(٧) ويلين للناس في الحق. ويشتد عليهم في الظلم، وان الله كره الظلم ونهى عنه فقال: "الا لعنة الله على الظالمين".

(۷) لوگوں کے حقوق دینے میں نرمی کا رویہ اختیار کرے۔ البتہ اگر کوئی ظلم کرے تو اس پر سختی کرے۔ اللہ نے ظلم کو ناپسند فرمایا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے؛ چنانچہ اس کا ارشاد ہے: سنو! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

(٨) ويبشر الناس بالجنة وبعملها.

(۸) لوگوں میں جنت اور جنت والے اعمال کی تبلیغ کرے۔

(٩) وينذر الناس بالنار وبعملها.

(۹) اور لوگوں کو جہنم اور جہنم والے اعمال سے ڈرائے۔

(١٠) ويستألف الناس حتى يتفقهوا في الدين.

(۱۰) اور لوگوں کی دلداری کرے تاکہ وہ دین کو سمجھنے کے لیے آمادہ ہوں۔

(١١) ويعلم الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر الله به والحج الاكبر والحج الاصغر (وهو العمرة)

(۱۱) اور وہ لوگوں کو حج کے مناسک، اس کے طریقے اور اس کے فرائض سکھائے اور اللہ کے احکام کی تعلیم دے اور حج اکبر اور حج اصغر (عمرہ) سکھائے۔

(١٢) وينهى الناس ان يصلي احد في ثوب واحد الا ان يكون ثوبا واحدا يثني طرفيه على عاتقيه.

(۱۲) لوگوں کو اس بات سے منع کرے کہ وہ ایک چھوٹے سے کپڑے میں نماز ادا کریں، البتہ اگر کپڑا بڑا ہو اور اس کے دونوں کنارے دونوں شانوں پر ڈال لیے جائیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔

(١٣) وينهى ان يحتبي احد في ثوب واحد يفضي بفرجه الى السماء.

(۱۳) وہ نماز میں، کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر اس طرح اکڑوں نہ بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ کھلی ہوئی ہو۔

(١٤) ولا يعقص احد شعر رأسه اذا عفاه على قفاه.

(۱۴) اگر کسی نے اپنے بال بڑھا کر گدی پر لٹکا لیے ہوں تو ان کا (نماز میں) جوڑا نہ باندھے۔

(١٥) وينهى اذا كان بين الناس هيج عن الدعاء الى القبائل والعشائر وليكن دعاؤهم الى الله وحده لا شريك له فمن لم يدع الى الله ودعا الى العشائر والقبائل فليقطفوا بالسيف حتى يكون دعاؤهم الى الله وحده لا شريك له.

(۱۵) اور لوگوں کے درمیان اگر اختلاف ختم کرنے کے لیے تنازع برپا ہو تو لوگوں کو اس بات سے منع کرے کہ وہ اپنے اپنے قبیلہ یا اپنے اپنے خاندان کا نعرہ لگائیں۔ ان کو صرف اللہ وحدہ لاشریک کا نعرہ لگانا چاہیے۔ لیکن جو لوگ اللہ کا نعرہ نہ لگائیں بلکہ خاندانوں اور قبیلوں کی طرف بلائیں تو ان کو تلوار کے ذریعہ جھکایا جائے یہاں تک کہ وہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کا نعرہ لگائیں۔

(١٦) ويامر الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا برؤوسهم كما امر الله.

(۱۶) اور وہ لوگوں کو حکم دے کہ وہ وضو میں اپنے چہروں کو اچھی طرح دھوئیں، ہاتھوں کو کہنیوں اور پیروں کے ٹخنوں تک پانی پہنچائیں، وہ اپنے سروں پر اس طرح مسح کریں جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔

(١٧) وامره بالصلاة لوقتها واتمام الركوع والخشوع ويغلس بالصبح ويهجر بالهاجرة حين تميل الشمس وصلاة العصر والشمس في الارض مدبرة والمغرب حين يقبل الليل ولا يؤخر حتى تبدو النجوم في السماء والعشاء اول الليل. وامره بالسعي الى الجمعة اذا نودي لها. والغسل عند

(۱۷) اور انہوں نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان کو (عمرو ابن حزم) حکم دیا ہے کہ وہ نماز کا وقت پر ادا کرے۔ رکوع اور خشوع (قلبی کیفیت) کو مکمل کرے۔ نماز فجر اندھیرے میں ادا کرے اور سورج کے مغرب کی جانب جھکنے سے قبل نماز ظہر ادا کرے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرے جب سورج زمین سے ڈھلنا شروع ہو اور رات کی آمد کے وقت مغرب ادا کرے اور مغرب میں اتنی تاخیر نہ کرے کہ ستارے ظاہر ہو جائیں۔ اور نماز عشا رات کے پہلے حصہ میں ادا کرے اور اس کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو نماز کے لیے لپک کر پہنچے اور نماز جمعہ کے لیے

الـرواح .

جانے وقت عمل کرے۔

(١٨) وامره ان ياخذ من المغانم خمس الله .

(۱۸) اور اسے حکم دیا ہے وہ مالِ غنیمت میں سے اللہ کا مقرر کردہ خمس وصول کرے۔

(١٩) وما كتب على المؤمنين في الصدقة من العقار عشر ما سقى البعل وما سقت السماء. وعلى ما سقى الغرب نصف العشر.

(۱۹) اور زکوٰۃ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو فرض کیا ہے اسے وصول کرے، جس کی تفصیل اس طرح ہے۔
جس زمین کو دریا یا بارش نے سیراب کیا ہو اس کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ۔
اور جس کو ڈول (مصنوعی آبپاشی) سے سیراب کیا گیا ہو اس کی پیداوار کا ۱/۲۰ حصہ۔

وفي كل عشر من الابل شاتان وفي كل عشرين من الابل اربع شياه وفي كل اربعين من البقر بقرة. وفي كل ثلاثين من البقر جذع او جذعة وفي كل اربعين من الغنم سائمة شاة. فانها فريضة الله التي افترض على المؤمنين في الصدقة فمن زاد خيرا فهو خير له.

ہر دس اونٹوں پر دو بکریاں۔
اور ہر بیس اونٹوں پر چار بکریاں۔
اور ہر چالیس گائیوں پر ایک گائے۔
اور ہر تیس گائیوں پر ایک یکسالہ یا دوسالہ بچہ۔
اور چالیس چرنے والی بھیڑوں پر ایک بکری۔
زکوٰۃ کے سلسلے میں یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ضابطہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر نافذ کیا ہے جو شخص اس سے زیادہ دے تو وہ خود اس کے لیے بہتر ہے۔

(٢٠) وانه من اسلم من يهودي او نصراني اسلاما خالصا فانه من المؤمنين له مثل ما لهم وعليه ما عليهم. ومن كان على نصرانيته او يهوديته فانه لا يفتن عنها. وعلى كل حالم ذكر او انثى حر او عبد دينار واف او عرضه ثيابا. فمن ادى ذلك فان له ذمة الله وذمة رسوله ومن منع ذلك فانه عدو لله ورسوله وللمؤمنين جميعا.

(۲۰) یہ کہ اگر کوئی یہودی یا عیسائی مخلصانہ طور پر مسلمان ہو جائے اور دینِ اسلام اختیار کرے تو وہ مومنوں میں سے ہوگا۔ اس کے وہی حقوق ہوں گے جو اہلِ ایمان کے ہوتے ہیں اور اس کے فرائض بھی انہی جیسے ہوں گے۔ اور جو اپنی نصرانیت یا یہودیت پر قائم ہے تو اس کو اس کے دین سے پھیرنے کے لیے سختیوں میں نہیں ڈالا جائے گا۔
اور ہر بالغ مرد یا عورت آزاد یا غلام سے ایک پورا دینار یا اس کی قیمت کے مساوی کپڑے بطور جزیہ وصول کیے جائیں گے۔ جو شخص یہ (جزیہ) ادا کرے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہوگا۔ اور جو اس کو دینے سے انکار کرے گا تو وہ اللہ اس کے رسول اور مومنین سب کا دشمن سمجھا جائے گا۔

کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ بیویاں (معاذ اللہ) اعزازی تھیں؟

ممتاز محقق جناب ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس) نے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے مجلہ "الدراسۃ الاسلامیۃ" میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں یہ "انکشاف" کیا ہے کہ جب قرآن کریم میں چار تک بیویاں رکھ سکنے کا حکم نازل ہوا تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نو ازواج مطہراتؓ میں سے چار کو باقاعدہ بیویوں کی حیثیت سے اپنے نکاح میں باقی رکھا جبکہ باقی پانچ بیویوں کو (معاذ اللہ) اعزازی بیویوں کی حیثیت دے دی۔ اس پر جناب پروفیسر عبدالرحیم ریحانی کا

تحقیقی تبصرہ الشریعہ کے آئندہ شمارہ میں

ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

دینی مدارس کے بارے میں "مدیر الشریعۃ" کا مضمون

موصوف کے سفرِ حج کی وجہ سے اس شمارہ میں شائع نہیں کیا جا سکا

یہ مضمون آئندہ شمارہ میں شاملِ اشاعت کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ العزیز

(ادارہ)